بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | پیر ۶ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ۳ تبوک ۱۳۶۳ ہش ۳ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۰۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲ ستمبر/تبوک/ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"بلڈ پریشر کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے کمزوری بہت ہے"

"احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ اپنے دوستوں کے لئے جتنی غیرت رکھتا ہے اور کوئی نہیں رکھتا

اُس کی غیرت جب اپنے پیارے کیلئے جوش مارتی ہے تو وہ لاکھوں تہمتوں کو ایک ہی کرشمۂ قدرت سے کالعدم کر دیتا ہے

جو خدا کی راہ میں سب کچھ فدا کر دیتے ہیں انہیں کامل معرفت کی شکل میں اُن کا مطلوب دیا جاتا ہے

"ایک وہ لوگ ہیں کہ جو خدا کی اطاعت اور محبت میں مرتے رہتے ہیں اور خدا کی رضا جوئی کے لئے آگے سے آگے قدم رکھتے جاتے ہیں۔ گو اس راہ میں بکلّی نیست و نابود ہو جائیں اور معمولی اور رسمی عقیدہ پر خوش نہ ہو کر یہ چاہتے ہیں کہ پورے اور کامل طور پر خدا تعالیٰ کی معرفت اُن کو حاصل ہو اور چمکتے ہوئے نشانوں کی روشنی کے ساتھ وہ خدا کو دیکھ لیں۔ اور یہ بھوک اور پیاس بشدت اُن میں بڑھ جاتی ہے اور اس خواہش کے لئے وہ سب کچھ فدا کرتے ہیں اور موت کو بھی کچھ چیز نہیں سمجھتے پس وہ خدا جو اُن کی اس حالت کو دیکھتا ہے اُن کا مطلوب اُن کو عطا کرتا ہے اور یہ کیونکر ہو کہ اُس کی کامل معرفت ڈھونڈنے والے محروم رہ جائیں۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۲۹-۱۳۰)

"یہ بات ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ انسان کی پاکی یا پلیدی ہزاروں پردوں کے اندر ہوتی ہے اور اُس کو کوئی نہیں جانتا مگر محض خدا۔ اور جیسا کہ ایک ناپاک طبع آدمی اپنی ناپاکی کو پوشیدہ رکھتا ہے تا ایسا نہ ہو کہ کوئی اس پر اطلاع پاوے ایسا ہی وہ آدمی جو پاک سرشت ہے خدا کے ساتھ ایک گہرا تعلق رکھتا ہے۔ وہ اپنے اُن مخفی تعلقات کو ظاہر نہیں کرتا جو خدا کے ساتھ ہیں اور ایسا چھپاتا ہے جیسا کہ گنہگار اپنے گناہ کو اور اگر کوئی اس کے ان پوشیدہ اسرار پر اطلاع پاوے جو خدا کے ساتھ وہ رکھتا ہے تو وہ ایسا شرمندہ ہوتا ہے کہ جیسا کہ ایک بدکار عین بدکاری میں پکڑا جائے۔ خالص محبت الٰہی اور خالص عشق الٰہی اخفاء کو چاہتا ہے اس لئے پاک لوگوں کے اندرونی اسرار پر کوئی واقف نہیں ہو سکتا۔ ہاں خدا نہیں چاہتا کہ وہ مخفی رہیں اور وہ اپنے دوستوں کے لئے اس قدر غیرت مند ہے کہ کوئی دنیا میں ایسا غیرتمند نہیں ہوگا۔ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھاتا ہے اور اُن کی عزت کو تمام دنیا میں شہرت دیتا ہے۔ نادان دشمن چاہتا ہے کہ وہ معدوم ہو جائیں اُن کا نام و نشان نہ رہے وہ ذلیل اور بدنام ہو جائیں اور اُن کی زندگی ناپاک اور ملوث ثابت ہو اور ہزاروں تہمتوں کا انبار لوگوں کے سامنے رکھ دیتا ہے۔ مگر وہ جو اُن کے دل کو دیکھتا ہے اور اُن کے پاک تعلق پر اطلاع رکھتا ہے۔ وہ اس..... دشمن کے مقابل پر آپ کھڑا ہو جاتا ہے اور اُس کی غیرت اپنے اس پیارے کیلئے جوش مارتی ہے تب وہ لاکھوں تہمتوں کو ایک ہی کرشمۂ قدرت سے کالعدم کر دیتا ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۶۷)

خصوصی درخواست دعا

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ رقم فرماتی ہیں:۔

"ہمارے عزیز بھائی مکرم ڈاکٹر قریشی محمد عبداللہ صاحب ابن محترم قریشی میر احمد صاحب مرحوم تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ حضرت مسیح پاک کے رفقائے کرام اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دردِ دل سے دعا کریں کہ ہمارا شافیٔ مطلق خدا اپنی معجزنمائی سے ہمارے عزیز بھائی کو شفائے کامل عطا فرمائے اور لمبی کارآمد زندگی سے نوازے۔ آمین۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

عید الاضحیہ اور جمعہ

۱۔ احباب کی اطلاع کے لیے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ نماز عید الاضحیہ بروز جمعہ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۸۴ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں آٹھ بجے صبح پڑھی جائے گی انشاء اللہ۔ احباب وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اگر جمعہ کے روز عید ہو تو جمعہ میں آنا ضروری نہیں۔ مگر حضورؐ کی سُنّت اور ارشاد اِنَّا مُجَمِّعُوْنَ (ترجمہ ہم جمعہ ہی ادا کریں گے) کے مطابق عید الاضحیہ کے روز اپنے وقت پر ربوہ میں نماز جمعہ بھی ادا ہوگی۔ انشاء اللہ

(نظارت اصلاح وارشاد)

امراء کرام / صدر صاحبان

۲۸ ستمبر سے

"ہفتہ تحریک جدید منائیں"

(وکیل المال اوّل)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیّ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل۔ دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۶ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ
۳ تبوک ۱۳۶۳ ہش

فریضۂ حج کی سب سے لازمی اور بنیادی شرط

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جتنی بھی عبادتیں از قسم نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ فرض کی ہیں ان کا مقصد یا علت غائی ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کے بندے ہر قسم کی برائیوں سے بچ کر اور نیکیاں بجا لا کر اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کریں اور یہ تعلق ذاتی یعنی فطری محبت پر مبنی ہو۔ یہ فطری اور ذاتی محبت پیدا ہوتی ہے جب یہ عبادات تقویٰ کی راہ سے بجا لائی جائیں۔ ان عبادات کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی محبتِ ذاتی کا وصف اسی لئے انسان میں پیدا ہوتا ہے کہ یہ عبادات انسان کو تقویٰ سے متصف کرنے کے علاوہ اسے تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کے قابل بناتی ہیں۔

ان عبادات میں سے ایک عبادت ایسی بھی ہے جس کا استطاعت رکھنے، راہ میں حائل کوئی روکاوٹ موجود نہ ہونے اور زادِ راہ میسر ہونے کی صورت میں زندگی میں کم از کم ایک بار بجا لانا فرض قرار دیا گیا ہے اور وہ ہے حج کی عظیم الشان عبادت۔ اور عبادات تو دینِ حق اور اس کی شریعتِ حقہ پر ایمان لانے والے خواہ وہ دنیا کے کسی بھی حصہ یا کونہ میں بود و باش رکھتے ہوں اپنے اپنے مقام پر ہی بآسانی بجا لا سکتے ہوں لیکن حج کی عبادت ایک ایسی عبادت ہے جو مکہ مکرمہ میں ہی ادا کی جا سکتی ہے اور جو بھی یہ عبادت جملہ شرائط پوری ہونے کی صورت میں بجا لانا چاہتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ حج کے مقررہ ایام میں مکہ مکرمہ پہنچ کر یہ فریضہ ادا کرے۔ مکہ معظمہ کے علاوہ کہیں اور یہ عبادت ادا کی ہی نہیں جا سکتی۔

یہ ایسی عظیم الشان عبادت ہے جس میں محبت اور عشقِ الٰہی کے تمام لوازم تصویری زبان میں جمع کر دیئے گئے ہیں جن سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ یہ عبادت بجا لانے والا دیگر عبادات بجا لانے کے بعد تقویٰ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی فطری اور ذاتی محبت سے متصف ہے اور بقیہ زندگی میں بھی وہ اپنے ہر فعل بلکہ ہر ہر حرکت و سکون سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی ذاتی محبت کا ثبوت دیتا چلا جائے گا۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حج کی اس عظیم الشان اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت ثبت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا۔۔۔۔ غرض یہ نمونہ جو انتہائے محبت کا لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے، دوڑتے ہیں، محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان چلا آیا ہے۔ پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔ اسلام نے پورے طور پر ان حقوق کی تکمیل کی تعلیم دی ہے۔ نادان ہے وہ شخص جو اپنی نابینائی سے اعتراض کرتا ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

اسی عشقِ الٰہی کی آئینہ دار اس عظیم الشان عبادت کے لئے جہاں یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ عبادت بجا لانے والا مالی اور جسمانی استطاعت رکھتا ہو، مکہ معظمہ تک پہنچنے کا راستہ ہر طرح سے محفوظ و مامون ہو، ظلم کی راہ سے اسے مسدود نہ کر دیا گیا ہو، حسب ضرورت وہ زادِ راہ مہیا کر سکتا ہو اور پیچھے رہ جانے والے اہل و عیال کی کفالت کا معقول انتظام ہو وہاں اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا ہے کہ زادِ راہ کے لئے مادی ساز و سامان ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس عبادت کی کماحقہٗ بجا آوری کے لئے ازبس ضروری ہے کہ یہ عبادت بجا لانے والا بہترین زادِ راہ یعنی تقویٰ اللہ سے پورے طور پر مزین ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ فریضۂ حج کی ادائیگی کی اس لازمی اور بنیادی شرط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ (البقرہ آیت ۱۹۸)

یعنی حج کے مہینے معروف و معلوم ہیں۔ جو کوئی ان مہینوں میں اپنے اوپر حج (کی ادائیگی) فرض کر لیتا ہے اسے یاد رکھنا چاہئے کہ حج کے دوران نہ کوئی فحش کلامی، نہ گناہ کی کوئی بات اور نہ کوئی جھگڑا جائز ہے۔ یقیناً جو نیکی بھی تم بجا لاؤ اللہ اسے جانتا ہے اور جب تم حج کے لئے نکلو تو زادِ راہ لے کر نکلو۔ لیکن یاد رکھو سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے۔ پس اے عقلمندو! میرا تقویٰ اختیار کرو۔

اس سے ثابت ہے کہ حج کی عظیم الشان عبادت کو قبولیت کے درجہ پر پہنچانے والی ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے تقویٰ اللہ۔ جو لوگ تقویٰ اللہ سے عاری ہوں اگر وہ ایک بار نہیں بار بار بھی حج کریں۔ یا عام دنوں میں بار بار جا کر بیت اللہ کا طواف کریں تو وہ عند اللہ مقبول نہیں ہو سکتا۔

حج یا طواف کعبہ کے تعلق میں تقویٰ کی بنیادی اہمیت کے باوجود یہ ایک اندوہناک تاریخی حقیقت ہے کہ خاص ان مقدس وجودوں ہی کو جن کے متقی ہونے کی خدا تعالیٰ نے خود گواہی دی بیت اللہ کی زیارت اور اس کے طواف سے روکا گیا اور ان پر ظلم کی راہ سے قدغن لگائی گئی۔ چنانچہ جب ۶ھ ہجری میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک خواب کی بناء پر عمرہ یا چھوٹے حج کی نیت سے چودہ سو سے بھی زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیت میں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو کفارِ مکہ نے آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو مکہ میں ہی داخل نہ ہونے دیا اور ان کے داخلہ پر پابندی لگا دی۔ اس پر ایک معاہدہ طے پایا جو صلح حدیبیہ کے نام سے موسوم ہے۔ مسجد الحرام سے لوگوں کو روکنے کی ظالمانہ حرکت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

(الحج آیت ۲۶)

یعنی وہ لوگ جو کافر ہیں اور اللہ کے راستہ سے اور بیت اللہ کی طرف جانے سے روکتے ہیں حالانکہ بیت اللہ کو ہم نے تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے بنایا ہے، ان کے لئے جو بھی اس میں بیٹھ کر خدا کی عبادت کرتے ہیں اور ان کے لئے بھی جو پردیسی ہوں اور جو کوئی شخص اس میں ظلم کی راہ سے کوئی کجی پیدا کرنا چاہے گا اس کو ہم دردناک عذاب دیں گے۔

فی الوقت حج ایسی عظیم الشان عبادت کے تعلق میں جس بنیادی حقیقت کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کا متولی بھی صرف انہی لوگوں کو تسلیم کیا ہے جو لازمی طور پر متقی ہوں (الانفال آیت ۳۵) اور حج اور عمرہ بھی وہ انہی کا قبول کرتا ہے جو بہترین زادِ راہ یعنی تقویٰ کے خصوصی اہتمام کو لازم پکڑنے والے ہوں (البقرہ آیت ۱۹۸) صرف

(باقی دیکھیں ص ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

حضرت مصلح موعود کا حج بیت اللہ

اور

مکہ معظمہ میں عالمی انقلاب سے متعلق ایک آسمانی خبر

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ)

حج کی دیرینہ خواہش:-

میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پاک کو جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تری ام الکتاب

مندرجہ بالا شعر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے جو آپ نے عہد شباب کے آغاز میں کہا جس سے اس بے پناہ شیفتگی اور الفت کا پتہ چلتا ہے۔ جو آپ کے قلب مبارک میں ابتداء ہی سے مکہ معظمہ کے لئے ایک بحر بیکراں کی طرح موجزن تھی۔ آپ کی یہ مبارک اور دیرینہ تمنا کہ دیار حبیب کی زیارت کا شرف حاصل ہو، خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت خاصہ سے آخر ۱۹۱۲ء میں پوری فرمادی جب کہ آپ کو حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب اور عبدالحی صاحب عرب کے ساتھ بیت اللہ شریف کے حج کی سعادت میسر آئی اور دیار حبیب کی لاتعداد برکات و انوار نے آپ کے وجود کو تجلی گاہ بنا لیا جو اس عاشقانہ عبادت کا اعجاز تھا۔

قادیان سے جدہ تک:-

سیدنا المصلح الموعود سفر حج کے لئے قادیان سے ۲۶۔ ستمبر ۱۹۱۲ء کو روانہ ہوئے۔ بمبئی میں سیٹھ غلام غوث صاحب نے آپ کی خدمت و ضیافت کے فرائض انجام دیئے۔ ۱۶ اکتوبر کو آپ بمبئی سے بذریعہ جہاز پورٹ سعید روانہ ہوئے اور پھر پورٹ سعید سے بحالت احرام یکم نومبر ۱۹۱۲ء کو جدہ پہنچے۔ جہاز پر سینکڑوں زبانوں کے بولنے والے لوگوں کو حج پر جاتے دیکھ کر آپ کے دل پر ایک عجیب وارفتگی اور رقت کا عالم طاری ہوا۔ چنانچہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں ایک مکتوب میں اس نئے تجربہ و مشاہدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے حسب ذیل الفاظ میں اپنی کیفیت کا نقشہ کھینچا:-

"حج کی قدر اور اس کی عظمت حج کے بغیر نہیں معلوم ہو سکتی واقعی جو دعا اور توجہ الی اللہ اس سفر میں دیکھی ہے وہ کبھی نہ دیکھی تھی۔ سینکڑوں زبانوں کے بولنے والے لوگوں کو جہاز میں اکٹھا دیکھ کر اور ان کی لبیک لبیک کی آواز سن کر ایسی رقت اور محبت پیدا ہوتی تھی کہ اندازہ سے بڑھ کر رسول کریمؐ کے کمالات پر تعجب آتا تھا کہ مکہ سے اٹھ کر اس نور نے دنیا کے کس کس گوشہ کو روشن کر دیا آخر وہ کیا قوت قدسی تھی جس نے کروڑوں نہیں اربوں کو ضلالت سے نکال کر ہدایت کا راستہ بتا دیا۔ رابغ پر بیٹھتے وقت جب لبیک لبیک کا نعرہ اٹھا اور میں نے ترکوں کو بیچ بیچ کہتے سنا تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ یہ لوگ لفظ تو درست بول نہیں سکتے لیکن آنحضرتؐ کی دعاؤں آہ و زاریوں نے ان کو کھینچ کر راہ اسلام دکھا دی۔ رابغ کے قریب اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو دعاؤں کے لئے کھول دیا اور بہت دعا کی توفیق ملی۔ قدرت الٰہیہ اور اس کے فضل کے قربان جاؤں کہ دو ترک جو اردو تو الگ عربی بھی نہیں جانتے تھے۔ ایک میرے دائیں اور ایک میرے بائیں کھڑے ہو گئے اور نہایت درد دل سے آمین آمین پکارنے لگے۔ فوراً میرے دل میں آیا کہ یہ قبولیت کا وقت ہے کہ خدا نے یہ لوگ میرے لئے آمین آمین کہنے کے لئے بھیجدیئے ہیں اور حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اس وقت میں نے اپنے لئے۔ حضور کے لئے حضور کے خاندان کے لئے۔ اپنی والدہ اور سارے خاندان کے علاوہ احباب قادیان، احمدیوں اور پھر حالت اسلام کے لئے بہت دیر تک دعا کی اور وہ دونوں ترک برابر آمین آمین کہتے رہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

میں حیران ہوں کہ ع
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار
کونسی بات تھی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس پاک زمین کی زیارت کی توفیق دی فضل! فضل! فضل!

دعا کی بہت ضرورت ہے۔ گو اس ملک میں دل خوش ہے لیکن جسم بیمار ہے۔" (الحکم ۷ دسمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۱)

جدہ میں آپ سیٹھ ابوبکر صاحب کے ہاں قیام فرما رہے۔ جدہ سے آپ نے ایک خط میں لکھا کہ:-

"اللہ اللہ کیا پاک ملک ہے ہر چیز کو دیکھ کر دعا کی توفیق ملتی ہے خدا کی رحمتیں اس زمین پر بے شمار ہی معلوم ہوتی ہیں۔" (بدر ۱۲ دسمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۳)

دیار حرم میں داخلہ اور تاثرات

۷ نومبر ۱۹۱۲ء کو آپ مکہ کی سرزمین مقدس میں داخل ہوئے اور زیارت بیت اللہ اور سعی صفا و مروہ کا شرف حاصل کیا۔ اگلے روز آپ نے حضرت خلیفۃ اول کی خدمت میں حسب ذیل مکتوب لکھا:-

سیدی و امامی و استاذی!
السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عنایت سے بخیر و عافیت میر صاحب سمیت کل بتاریخ ۷ نومبر کو مکہ مکرمہ پہنچ گئے خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور عنایت ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے پاک اور مقدس مقام کی زیارت کا موقعہ دیا۔ کل جب مکہ کی طرف اونٹ آ رہے تھے دل کی عجیب کیفیت تھی کہ بیان نہیں ہو سکتی محبت کا ایک جوش دل میں پیدا ہو رہا تھا اور جوں جوں قریب آتے تھے دل کا شوق بڑھتا جاتا تھا۔ میں حیران ہوں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی حکومت اور ارادہ کے ماتحت کہاں سے کہاں کھینچ لایا۔ پہلے مصر کا خیال پیدا ہوا۔ پھر یہ خیال آیا کہ راستہ میں مکہ ہے اس کی زیارت بھی کر لیں۔ پھر خیال ہوا کہ حج کے دن ہیں ان سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔ غرض کہ ارادہ مصر سے مکہ اور حج کا ہوا اور آخر اللہ تعالیٰ نے وہاں پہنچا دیا۔ مجھے مدت سے حج کی خواہش تھی اور اس کے لئے دعائیں بھی کی تھیں۔ لیکن بظاہر

3/9/84

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی صورت نظر نہ آتی تھی کیونکہ وہاں کے راستہ کی مشکلات سے طبیعت گھبراتی اور یہ بھی خیال تھا کہ مخالفین کوئی شرارت نہ کریں۔ لیکن مصر کے ارادہ سے یہ خیال ہوا کہ مصر جانا اور راستہ میں مکہ کو ترک کر دینا ایک بے حیائی ہے اس میں تو کچھ شک نہیں کہ جدہ سے مکہ تک کا سفر نہایت کٹھن ہے اور میر صاحب تو قریباً بیمار ہو گئے اور مجھے بھی سخت تکلیف ہوئی اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ ہل گئے لیکن بڑی نعمتیں بڑی قربانیاں بھی چاہتی ہیں اس بڑی نعمت کے لئے یہ تکلیف کیا چیز ہے مدینہ کا راستہ اور ہی طویل اور کٹھن ہے لیکن چند دن کی تکلیف ان پاک مقامات کے دیکھنے کے لئے کہ جہاں رسول کریم فداہ ابی وامی نے اپنی بعثت نبوت کا ایک روشن زمانہ گذارا۔ کیا چیز ہے! میرا دل تو اللہ تعالےٰ کے اس احسان پر قربان جا رہا ہے کہ وہ کس حکمت کے ساتھ مجھے اس جگہ لے آیا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

اللہ تعالےٰ کی حکمت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ اوّل تو اس جہاز سے جو مصر جاتا تھا رہ گئے لیکن بعد میں جب اصرار کر کے دوسرے جہاز میں سوار ہوئے تو مصر پہنچتے ہی خواب آیا کہ حضرت یا آپ فرماتے ہیں کہ فوراً مکہ چلے جاؤ پھر شائد موقع ملے کہ نہ ملے چنانچہ دو جہاز چلے گئے اور ہم اس میں سوار نہ ہو سکے جس سے خواب کی تصدیق ہو گئی۔ اس طرح مصر کی سیر بھی نہ کر سکے اور جب مکہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ اب مصر نہیں جا سکتے کیونکہ گورنمنٹ مصر کا قاعدہ ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جو مصر کے باشندہ ہوں حج کے بعد چار مہینہ تک کوئی شخص حجاز و شام سے مصر نہیں جا سکتا۔ اس طرح گویا اگر میں مصر جانا چاہوں تو مجھے اپریل تک وہاں جانے کی اجازت نہیں اپریل کے آخر میں وہاں جا سکتا ہوں پہلے تو اس خبر کو میں گپ ہی سمجھا تھا لیکن بعد میں حاجی علی جان والے جو دہلی کے سوداگر ہیں ان کے یہاں سوداگر ہیں ان سے معلوم ہوا کہ واقعی حکم یہی ہے اور چونکہ ان کے کاروبار ان دیار میں جاری ہیں ان کو یقینی علم ہے ایک اور شخص نے بتایا کہ میں پچھلے سال شام میں تین ماہ تک رکا رہا اور اس مدت کے گذرنے پر پھر مصر کے داخلہ کی اجازت ملی۔ اب اس صورت میں مصر کا واپس جانا فضول معلوم ہوتا ہے حج کے بعد چار ماہ تک مصر کے داخلہ کا انتظار کرنا فضول ہے میں نے تو ان سب واقعات کو ملا کر یہی نتیجہ نکالا ہے کہ منشائے الٰہی مجھے حج کروانے کا تھا اور مصر کا خیال ایک تدبیر تھی میں تو اللہ تعالےٰ کی اس مہربانی پر قربان ہوں کہ میرے جیسے گنہگار انسان کی کیا حقیقت تھی کہ اس پر اس قدر لطف و عنایت کی نظر ہوتی اور اس طرح اسے ایسے پاک مقامات کی زیارت کروائی جاتی مگر خدا تعالےٰ کا پیار بھی اپنے بندوں سے سمجھ میں نہیں آسکتا۔ وہ تو محسن ہے مگر ہماری طرف سے ناشکری ہوتی ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

کل عمرہ ہو گیا اور اللہ تعالےٰ نے اُمید سے بڑھ کر دعاؤں کی توفیق دی اور میں نے حتی المقدور حضور کے لئے۔ حضور کے خاندان کے لئے کُل احمدی جماعت اور اسلام و مسلمانوں کے لئے دعائیں کیں۔ زیارت بیت اللہ کے وقت بھی اور صفاء و مروہ کی سعی کے وقت بھی خصوصاً جماعت کی ترقی اور آپس کے اتحاد و مودت کے لئے واللہ المجیب۔" (الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۵)

خصوصی دعائیں اور آثارِ قبولیت

اس سال حج کی تقریب ۱۹، ۲۰، ۲۱ نومبر کو انعقاد پذیر ہوئی۔ ان مبارک ایام میں آپ کو خصوصی دعاؤں کی توفیق ملی اور ساتھ ہی ان کی قبولیت کے آثار نمایاں ہو کر سامنے آ گئے حتیٰ کہ جناب الٰہی سے آپ کی زبان پر دعائیں القاء کی گئیں۔ جیسا کہ آپ نے ایک مکتوب میں بتایا کہ یہ

"بہت سے ایسے مقامات جہاں دعا کی قبولیت خاص طور پر بتائی جاتی ہے وہاں اللہ تعالےٰ کے فضل ایسے دیکھے کہ حیران ہوں۔ عرفات میں قریباً چار گھنٹہ سے بھی زیادہ دعا کا موقعہ ملا اور آثارِ رحمتِ الٰہی ایسے نظر آتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا تمام دعائیں قبول ہو رہی ہیں اور خود اللہ تعالےٰ کی طرف سے دعائیں القاء ہوتی تھیں جو پہلے کبھی وہم میں بھی نہ آئی تھیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک .....

دعاؤں سے رغبت اور دعاؤں کا القا اور رحمت الٰہی کے آثار جو میں نے اس سفر میں اور خصوصاً مکہ مکرمہ اور ایام حج میں دیکھے ہیں وہ میرے لئے بالکل ایک نیا تجربہ ہے اور میرے دل میں ایک جوش پیدا ہوا ہے کہ اگر انسان کو توفیق ہو تو وہ بار بار حج کرے کیونکہ بہت سی برکات کا موجب ہے۔"

نیز لکھا کہ:۔

"سرزمین مکہ کی ہر ایک اینٹ اور ہر ایک مکان اور ہر ایک آدمی اور ہر ایک چیز اللہ تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت ہے اس وادی غیر ذی زرع میں کیا کچھ سامان لا کر اکٹھا کر دیا ہے۔ کعبہ کو بھی دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ہر وقت سینکڑوں آدمی گھوم رہے ہیں اور عملی طور سے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے احکام پر قربان کرنے کا اشارہ کر رہے ہیں پھر اس سرزمین سے کیسا پاک انسان خاتم الرسل پیدا ہوا۔ اس نے دینِ حق کے لئے کیا کیا کوششیں کیں۔ کس طرح اپنے آپ کو راہ حق میں قربان کر دیا۔ ہزاروں اثرات ہیں جو دل پر ہوتے ہیں اور نیکی اور تقویٰ کی تحریک کرتے اور الٰہی ممد ہوتے ہیں۔ دعاؤں کی تحریک بھی بہت ہوتی ہے..... خدا کا شکر ہے کہ اس نے پاک گھر کی زیارت کی توفیق دی اور میری مدت کی خواہش کو کہ بیت اللہ میں جا کر اپنے لئے، اپنے دوستوں کے لئے اور اسلام اور اُمت محمدیہ کے لئے دعا کروں پورا کیا۔" (الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۱۳ء صفحہ ۹،۸)

مکہ میں عالمی انقلاب کا رُوح پرور نظارہ

قیام مکہ معظمہ کے دوران آپ کو بذریعہ رؤیا مستقبل میں رونما ہونے والے دینی اور عالمی انقلاب کا نظارہ بھی دکھلایا گیا جس کی ایمان افروز تفصیل آپ ہی کے قلم مبارک سے پیش کرتا ہوں۔ فرمایا:۔

"میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک جگہ ہوں اور میر صاحب اور والدہ صاحبہ ساتھ ہیں۔ آسمان سے سخت گرج کی آواز آ رہی ہے اور ایسا شور ہے جیسے توپوں کے متواتر چلنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور سخت تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ ہاں کچھ کچھ دیر کے بعد آسمان پر روشنی پیدا ہوتی ہے اتنے میں دہشت ناک حالت کے بعد آسمان پر ایک روشنی پیدا ہوئی اور نہایت موٹے اور نورانی الفاظ میں آسمان پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ لکھا گیا ہے۔ میں نے میر صاحب کو پوچھا آپ نے یہ عبارت نہیں دیکھی؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ میں نے کہا ابھی آسمان پر یہ عبارت لکھی گئی ہے اس کے بعد کسی نے باآواز بلند کچھ کہا کہ جس کا مطلب یاد رہا کہ آسمان پر بڑے بڑے تغیرات ہو رہے ہیں۔ جن کا نتیجہ تمہارے لئے اچھا ہوگا اس کے بعد اس نظارہ اور تاریکی اور شور کی دہشت سے آنکھ کھل گئی۔"

(الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۱۳ء صفحہ ۸، ۹)

(باقی صفحہ ۶ پر)

عید الاضحیۃ

آدابِ عبودیت اور آدابِ فرزندی کا ایمان افروز منظر:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم شیخ نور احمد منیر، مربی سلسلہ: ربوہ:

ہجرت کے دوسرے سال ۱۰ ذوالحجہ کو پہلی مرتبہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیہ منائی اور آپ نے اس سال دو دنبوں کی قربانی دی جو خصی فربہ اور ابلق تھے۔ آپؐ نے ان دنبوں کو قبلہ رخ کیا اور یوں دعا فرمائی:۔

"انی وجهت وجهي للذی فطر السمٰوٰت والارض علی ملة ابراهیم حنیفا وما انا من المشرکین، ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین لاشریك له وبذٰلك امرت وانا من المسلمین اللّٰهم منك ولك عن محمد وامته بسم اللہ واللہ اکبر۔" (ابن ماجہ)

یعنی میں متوجہ کرتا ہوں اپنے نفس کو اس ذات کی طرف جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے ہیں۔ میں دین ابراہیمؑ پر ہوں جو توحید پر قائم تھا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت صرف خدا کی رضا کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھ کو اسی امر کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں اے اللہ یہ قربانی تیری عطا ہے اور تیری ہی رضا کے لئے ہے تو اسے محمدؐ اور اس کی امت کی جانب سے قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہی میں یہ قربانی پیش کرتا ہوں خدا بہت بڑا ہے۔

اس دعا کے بعد آپؐ نے ان دنبوں کو ذبح کیا عید الاضحیہ کا فلسفہ اجمالاً دو فقروں میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ یہ قربانی دو مقاصد لئے ہوئے ہے آداب عبدیت اور آداب فرزندی۔ آداب عبدیت اس لحاظ سے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک بندہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسوہ پر اپنی عزیز اور محبوب ترین چیز کو اطاعت ربانی کے ماتحت قربان کرنے سے دریغ نہ کرے اور آداب فرزندی اس لحاظ سے کہ اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح فرمانبردار ہو جس فرزند نے باپ کے حکم کی اطاعت کی اور فرمایا:۔

"یا ابت افعل ما تؤمر"

ابا جان آپ اس کام کو ہی کریں جس کا آپ کو حکم خداوندی ہے

صحابہ کرامؓ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا:۔

"ما هذه الاضاحی قال سنة ابیکم ابراهیم۔ قالوا فما لنا فیها یا رسول اللہ: قال بکل شعرة حسنة۔"

یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے صحابہؓ نے دریافت کیا۔ اس میں ہم کو کیا ثواب ملے گا۔ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔"

گویا یہ قربانی سنت ابراہیمی کا احیاء ہے اور ہر سال نسلاً بعد نسلٍ اس کی تجدید ہوتی ہے

(۲)

قربانی کے اس دن کو خوشی کے دن کی نسبت سے عید کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں لفظ "عید" خوشی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور چونکہ یہ جشن مسرت بار بار ہر سال آتا ہے اس لئے بھی اس کو عید کہا جاتا ہے کیونکہ جو چیز بار بار لوٹ کر آئے اس کے لئے لفظ عید بولا جاتا ہے یہ دن ہمیں اس قربانی کی یاد دلاتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کسی طرح باپ اور بیٹا ثابت قدم رہے اور استقامت کا عظیم نمونہ ان کی یادگار میں قائم ہو گیا۔ اس واقعہ کا ذکر قرآن کریم میں یوں وارد ہوا ہے:۔

"فبشرنٰه بغلام حلیم ۝ فلما بلغ معه السعی قال یٰبنی انی اری فی المنام انی اذبحك فانظر ماذا تری قال یٰابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصٰبرین ۝ فلما اسلما وتله للجبین ۝ ونادینٰه ان یٰابراهیم قد صدقت الرؤیا انا کذٰلك نجزی المحسنین ۝ ان هذا لهو البلٰؤا المبین ۝ وفدینٰه بذبح عظیم ۝ وترکنا علیه فی الاٰخرین ۝ سلٰم علی ابراهیم ۝ کذٰلك نجزی المحسنین ۝ انه من عبادنا المؤمنین ۝ (الصّٰفّٰت)

سو ہم نے اسے ایک بردبار بیٹے کی بشارت دی سو جب وہ بیٹا اس کے ساتھ کام کاج کی عمر کو پہونچا اس نے کہا۔ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس غور و فکر کے بعد بتا کہ تیری کیا رائے ہے۔ اس نے کہا۔ ابا جان جو آپؑ کو حکم دیا گیا ہے وہی کریں۔ آپؑ مجھے انشاء اللہ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پس جب دونوں نے فرمانبرداری دکھائی اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا اور ہم نے اس کو آواز دی کہ اے ابراہیمؑ تو نے یقیناً خواب کو سچا کر دکھایا ہے یقیناً ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح جزاء دیتے ہیں سو یہ ایک کھلی کھلی آزمائش تھی اور ہم نے اس کو ایک بڑی قربانی کی صورت میں فدیہ دیا اور ہم نے پچھلے لوگوں میں اس کا ذکر خیر باقی رکھا۔ سلامتی ہو ابراہیمؑ پر ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح جزاء دیتے ہیں یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

قرآن کریم کے الفاظ میں کیسی عظیم بلاغت اور گہرائی میں اس واقعہ کا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ ایک رؤیا دیکھتے ہیں آپ نے اس رؤیا کو حکم خداوندی کے مطابق پورا کرنا چاہا مگر خدا تعالیٰ نے انسانی قربانی کی جگہ جانور کی قربانی کا ارشاد فرمایا جس میں یہ بتلانا مقصود تھا کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں انسان کامل اور بہترین نمونہ پیش کرے اور اپنی عزیز سے عزیز تر متاع کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بشاشت سے پیش کر دے۔ مطیع باپ اور مطیع بیٹے کا یہ نمونہ انسانی تاریخ کا اہم حصہ بن گیا اور ہر سال سینکڑوں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں قربانی کے بکرے ذبح کئے جاتے ہیں جس کے لئے غیر معمولی اہتمام کیا جاتا ہے اس غرض کے لئے جانوروں کی بڑی خدمت کی جاتی ہے اور ان کو قیمتی خوراکیں دی جاتی ہیں۔

(۳)

آج کل ربوہ میں عاجز ایک منظر دیکھتا ہے جو اس قربانی کی یاد کو تازہ کرتا معلوم ہوتا ہے۔ اہل ربوہ دنبے۔ بکرے گائیں وغیرہ قربانی کے لئے خرید رہے ہیں اور ان کے لئے چارہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ربوہ کے بازاروں میں قصائی اپنے اپنے جانوروں کو مارکیٹ میں فروخت کر رہے ہیں اور بڑی کثرت سے یہ جانور فروخت ہو رہے ہیں۔ مگر قربانی سنت مؤکدہ ہے اور ہر صاحب استطاعت پر اس کا کرنا ضروری ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس شخص کو مالی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ نیز فرمایا:۔

"تم قربانی کر کے اپنے دلوں کو خوش کرو۔"

قربانی کے احکام میں سے ایک حکم یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں کسی قسم کا عیب اور نقص نہ ہو۔ چنانچہ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا جانور قربانی کے لائق نہیں ہے۔ آپؐ نے چار انگلیاں اٹھا کر کہا کہ چار جانور قربانی کے لائق نہیں ہیں۔ ایک لنگڑا جس کا لنگ ظاہر ہو اور چل نہ سکے۔ دوسرا کانا کہ اس کا کانا پن ظاہر ہو۔ تیسرا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور چوتھا دبلا جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔ (ترمذی، نسائی)

قربانی کے جانوروں کی ان صفات کا مقصد یہی ہے کہ خدا کے راستہ میں وہ قربانی مقبول ہوتی ہے جو نیک نیتی سے کی جائے اور اس میں کوئی نقص نہ ہو۔ اور اس میں کمال کا پہلو ہو۔ سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ قربانی کے معنے فلسفہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کے عظیم مقصد کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

"فلا جل ذلک سمّی الضحایا قربانا بما وردانها تزید قربانا ولقیانا کل من قرّب اخلاصاً و تعبداً وایمانا، وانها من اعظم نسک الشریعة ولذلک سمّیت بالنسیکة والنسک الطاعة والعبادة فی اللسان العربیة۔

اور اسی وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں اس شخص کے لئے خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمانداری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے اور نسک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے"

(الخطبة الالهامیة) صـ۳۰

جانور کی قربانی ایک تمثیلی پہلو رکھتی ہے اور اس سے یہ بتلانا مقصود ہے

- ایک فرزند ایمان اپنے اندر رضا وتسلیم اور اطاعت وانقیاد کا جذبہ پیدا کرے۔
- نفس امارہ کو کلیتہً ذبح کر کے خدا تعالیٰ کے راستہ پر ہر وقت اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔
- قربانی سے ظاہری فوائد گوشت چربی کا حصول مقصد نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کی فلاسفی یوں بیان فرمائی:۔

"لن ینال اللہ لحومها ولا دماؤها ولکن ینالہ التقوٰی منکم" (الحج)

خدا تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں خوش کر سکتے اور نہ ہی ان کے ساتھ قبولیت ہے بلکہ تمہارا تقویٰ اور نیکی خدا کو پہنچتی ہے اور اس کے ذریعہ سے قبولیت ہوتی ہے کہ قربانی میں تقویٰ کی روح کارفرما ہو۔

عید الاضحیہ ایک ایسا جشن مسرت ہے جس کا تعلق فریضہ حج کے ساتھ ہے اور اس اجتماع میں بلند و بالا مقصد کارفرما ہے اور ایک عالی شان پیغام ہے۔ رنگ و نسل، برادری اور علاقائی امتیازات کو ختم کر کے باہمی محبت والفت، یگانگت۔ اخوت و مساوات، غریب پروری اور اخلاقی اقدار کا قیام ہے۔

عید کے دن معانقے، ملاقاتیں، عید ضیافتیں باہمی خوشگوار تعلقات کی عکاسی کرتی ہیں۔ الغرض عید الاضحیہ کی تقریب تعمیری پیغام لئے ہوئے ہے اور اس سے قومی۔ ملی۔ اجتماعی اور اخلاقی فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اس سے یہ بنیادی سبق ملتا ہے کہ قوم قربانی کے بغیر نہ تو ترقی کی منازل طے کرتی ہے اور نہ ہی اس کو مکارم الاخلاق حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان سب درجات کو حاصل کرنے کے لئے قربانی کی رسم قائم کرنا درحقیقت انسان کو یہ سبق سکھاتی ہے کہ جب بھی اور جس قسم کی بھی قربانی اس سے طلب کی جائے وہ بلا چون وچرا بکرے کی طرح اپنی گردن آستانۂ الٰہی پر رکھ دے۔ اسی میں نجات ہے اور یہی حقیقی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی زندگی کی لذت سے مالا مال کرے۔ آمین!

(حج بیت اللہ بقیہ صـ۴)

مکہ مکرمہ سے قادیان تک

الحاج حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ فریضہ حج کی بجا آوری کے بعد مکہ شریف سے جدہ تشریف لائے ۶ جنوری ۱۹۱۳ء کو منصورہ جہاز کے ذریعہ ساحل بمبئی پر قدم رکھا اور ۱۰ جنوری کو بمبئی سے عازم لاہور ہوئے اور ۱۲ جنوری ۱۹۱۳ء کو لاہور پہنچے اور اسی روز قریباً پونے ۵ بجے شام قادیان میں رونق افروز ہوئے۔ جہاں آپ کا زبردست استقبال کیا گیا۔ اخبار "الحکم" کی رپورٹ ہے کہ:۔

"جو مسرت جو شادمانی اور جو ہجوم اور پروانہ وار جانثاران ملت کا گرے پڑنا اس موقع پر دیکھا گیا وہ سرسری نظر سے دیکھنے کے قابل نہیں۔ ان فی ذالک لآیات للعالمین"

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کا چشم دید بیان ہے کہ

"ایک خیر مقدم میں نے شائع کیا تھا جو بکثرت لاہور، امرتسر کے سٹیشنوں پر تقسیم کیا۔۔۔ لاہور سے آپ قادیان کے لئے روانہ ہوئے اس وقت گاڑی بٹالہ تک تھی۔ آپ نے امرتسر کے بعد ایک ایک سٹیشن کا انتظار بیقراری سے کیا اور بٹالہ آنے سے قبل وضو کر لیا۔ بٹالہ پر بے شمار افراد جماعت موجود تھے۔۔۔ یہ پُرشان وشوکت قافلہ قادیان کو روانہ ہوا اور نہایت جوش وخروش سے قادیان میں داخل ہوا۔ آپ کی واپسی پر میں نے اور مدرسہ احمدیہ کے طالب علموں نے بڑے جوش وخروش سے ایک کمرے کو سجایا۔ پارٹی دی۔ ایڈریس پڑھا کمرے کی دیواروں پر خوبصورت کاغذ پر یہ شعر آویزاں کیا گیا

آمد محمود پر ہیں بلبلیں نغمہ سرا
یا سیدی اھلاً وسھلاً مرحبا

یہ شعر مولوی احمد بخش صاحب نے لکھا تھا اور میں نے انوار احمدیہ پریس میں چھپوایا تھا۔ اس تقریب پر میں نے بھی ایک ایڈریس پڑھا حضرت خلیفۃ المسیح اول موجود تھے۔ میرا ایڈریس انہوں نے پسند آیا کہ جلسہ ختم ہونے کے بعد آپ نے مجھے آغوش شفقت میں لیتے ہوئے میرا ماتھا چوم لیا۔"

(الحکم ۲۸ دسمبر ۱۹۲۹ء صـ۷)

حضرت مصلح موعودؓ کی پُرشوکت پیشگوئی

بالآخر یہ بتانا ضروری ہے کہ حضرت مصلح موعود کو مکہ معظمہ میں جو عظیم الشان رؤیا دکھلائی گئی اس نے آپ کو ہمیشہ کے لئے اس یقین اور معرفت سے لبریز کر دیا کہ دنیا میں جلد جلد تغیرات رونما ہونگے اور ایسے خوفناک حالات ظاہر ہوں گے کہ بنی نوع انسان کانپ اٹھیں گے۔ مگر بالآخر جلد یا دیر وہ وقت بھی ضرور آئے گا جبکہ خدا اور محمد مصطفےٰؐ کی عالمگیر بادشاہت دنیا بھر میں قائم ہو کے رہے گی توحید کی فتح ہوگی اور بت پرستی اور تثلیث پرستی صفحۂ ہستی سے مٹا دی جائے گی چنانچہ آپ نے ۳۱ جولائی ۱۹۵۵ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ عید الاضحیہ کے درمیان نہایت قوت وشوکت بھرے الفاظ میں یہ پیشگوئی فرمائی کہ

قوموں پر قومیں چڑھائی کرینگی۔
ایک قوم کے بعد دوسری قوم
کا جھنڈا زمین پر گرے گا مگر
مکہ میں اسمٰعیلؑ کے ہاتھ سے
گاڑا ہوا توحید کا جھنڈا
قیامت تک کھڑا رہے گا۔
کوئی نہیں جو اس کو توڑ سکے
کوئی نہیں جو اس کو گرا سکے
وہ کوئے کا پتھر ہے جو اس پر گرے گا
وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا اور
جس پر وہ گرے گا وہ بھی
چکنا چور ہو جائے گا۔ یہ
خدائی فیصلہ ہے جس کو کوئی
نہیں بدل سکتا۔ ایک ایک
کر کے دنیا اس توحید کے
جھنڈے کے نیچے آئے گی
یہاں تک کہ ساری دنیا وہاں
جمع ہو جائیگی اور آخر ایک
دن آئے گا کہ جس طرح آج
کی عید کے دن مکہ
میں خدا کی توحید کے نعرے
بلند کئے جاتے ہیں دنیا کے
کونہ کونہ سے توحید کے نعرے
بلند کئے جائیں گے اور خدائے
واحد کی تکبیر کہی جائے گی اور
جس طرح دنیا سے تمام
جھوٹے معبود مٹا کر ایک
خدا کی حکومت قائم کی گئی
ہے اسی طرح دنیا سے مختلف
قومیتیں مٹا کر انسانیت کی
حکومت قائم کی جائیگی اور
آسمان پر بھی ایک ہی خدا
ہوگا اور زمین پر بھی ایک
نسل ہوگی سب جھوٹی قومیتیں
مٹا دی جائیں گی جس طرح سب
جھوٹے خدا مٹائے جا چکے ہیں

(تقابلہ یہ جلالی خطبہ عید الاضحیہ ان دعائیہ الفاظ پر ختم ہوا۔

"آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آئے اور اس عید کا سبق ساری دنیا یاد کرے اور ساری دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کے آگے جھک جائے اور فساد اور لڑائی دنیا سے مٹ جائے۔ ہر دل کعبہ بن جائے یعنی خدا کا گھر اور جس طرح خدا عرش پر ہے۔ اسی طرح خدا انسان کے دل میں بھی ہو۔" (الفضل ۳ اگست ۱۹۵۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

حج اور عمرہ ہی نہیں تقویٰ کے بغیر تو کوئی عبادت بھی خدا کی جناب میں مقبول نہیں ہوتی جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (المائدہ آیت ۲۸)

اللہ تعالیٰ صرف متقیوں کی (عبادات، دعائیں، قربانیاں وغیرہ) قبول کیا کرتا ہے۔

پس حج ایسی عشق الٰہی کی آئینہ دار عبادت بجالانے والوں کا تقویٰ سے مزین ہونا ازبس ضروری ہے۔ تقویٰ کے بغیر یہ عظیم الشان عبادت عنداللہ مقبول نہیں ہوتی۔ حج کا فریضہ انہی لوگوں میں عشق الٰہی کی جوت جگاتا اور اسے فسقوں سے فسقوں ترکرنے کا موجب بنتا ہے جو تقویٰ کی روح اپنے اندر رکھتے ہوں۔ اسی لئے فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے تقویٰ سب سے لازمی اور بنیادی شرط ہے:

یومِ آزادی کے موقع پر اطفال الاحمدیہ ربوہ مقامی کی

تقریبات

مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۸۴ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام تقریب یوم آزادی منعقد کی گئی۔ صبح آٹھ بجے پرچم کشائی کی رسم "البیت المہدی" کی گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد فٹ بال اور باڈی کے ٹورنامنٹ کروائے گئے۔ فٹ بال میں چار ٹیمیں شامل ہوئیں اور باڈی میں آٹھ ٹیمیں شامل ہوئیں۔ شام کی تقریب میں مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے مہمان خصوصی کے فرائض سرانجام دیئے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو منظر احمد مبشر نے کی اس کے بعد دو بچوں فرحت عمران اور رحمت عثمان نے قومی ترانہ پڑھا۔ اس کے بعد برادرم میر مقبول احمد نے یوم آزادی کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد ایک بچے صلاح الدین نے ملی ترانہ پیش کیا۔ ترانہ کے بعد مکرم طارق حیدر نے یوم آزادی کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالمنعم نے ملی ترانہ سنایا۔ ملی ترانہ کے بعد مکرم مرزا خالد محمود نے یوم آزادی کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب صدر عمومی ربوہ نے ورزشی مقابلہ اور تقاریر میں حصہ لینے والے اطفال کو انعام تقسیم فرمائے۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم میجر (ریٹائرڈ) حمید احمد کلیم صاحب نے یوم آزادی کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں مکرم صدر صاحب عمومی ربوہ نے اپنے مختصر سے خطاب کے بعد دعا کروائی۔ اور بعد میں تشریف لائے ہوئے بچوں اور دیگر حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اس پروگرام میں کافی تعداد میں بچوں اور دیگر حاضرین نے شمولیت کی۔

(ناظم اطفال الاحمدیہ ربوہ)

نمایاں کامیابی

عزیزم وقار اسلام بھٹی ٹاؤن شپ لاہور نے امسال میٹرک کے امتحان میں لاہور بورڈ سے ۸۵۰/۱۳ نمبر حاصل کیے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے لیے یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ (چوہدری محمد اسلام بھٹی۔ ٹاؤن شپ لاہور)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحم کے ساتھ مورخہ ۴ اگست بروز جمعۃ المبارک پہلے بیٹے سے نوازا ہے الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

نومولود مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب سندھو آف میانوالی سندھواں سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم ریٹائرڈ صوبیدار چوہدری نور محمد صاحب آف شادیوال گجرات کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین صالح اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمد اکرم چوہدری دارالعلوم شرقی ربوہ)

دعا کرنے کیلئے بعض شرائط:۔

"لیکن جب تو دعا کے لیے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں۔ اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اُس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانونِ قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر چیز پر قادر نہیں سمجھتا:

ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں:۔

"اے سعید انسان تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں"

خدا کے عجائبات کون دیکھتے ہیں:۔

"وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں وہ۔ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا" (کشتی نوح صفحہ ۱۹)

(نظارت اصلاح وارشاد)

دعائے مغفرت

خاکسار کی بیوی کے حقیقی ماموں محترم شیخ عبدالرحمان صاحب جو میرے حقیقی پھوپھا جان محترم بھائی شیر محمد صاحب درویش مرحوم آف قادیان کے داماد تھے۔ ۱۷ اگست ۱۹۸۴ء بروز جمعۃ المبارک عین نماز جمعہ کے وقت بوجہ دل کی حرکت بند ہو جانے کے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی عمر قریباً ۸۵ سال تھی۔

مرحوم میرے پیارے چچا جان محترم شیخ فیض قادر صاحب مرحوم کے برادر نسبتی تھے۔ مرحوم بہت خاموش طبیعت، نیک، پارسا، پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ مخلص احمدی اور خاندان حضرت مسیح موعود سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔

مرحوم کی نماز جنازہ البیت المہدی گول بازار میں محترم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی اور تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔ بعد تدفین مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب فاضل نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا عزیز عبدالرشید چھوڑے ہیں دونوں بچیاں شادی شدہ ہیں۔

احباب جماعت اور خاندان حضرت اقدس کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمادے اور مرحوم کی بیوہ اور بچوں کا اللہ تعالیٰ خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

(شیخ نورالحق محلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ)

خاکسار کی اہلیہ محترمہ شکیلہ اختر بتاریخ ۱۱ اگست ۱۹۸۴ء بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر ۵۴ سال تھی۔ نماز جنازہ مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے البیت المبارک میں بعد نماز ظہر پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نماز پنجوقتہ کی پابند۔ منسار تھیں۔ عزیزوں اور قرب و جوار کے بچوں کو قرآن مجید پڑھاتی رہیں جماعتی چندہ کی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ خیرات اور صدقات میں ہاتھ کھلا رکھتیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے دعا کریں مولیٰ کریم مرحومہ کو اپنے خاص فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(قریشی عبدالرحمان راحت حلقہ شالامار ٹاؤن لاہور)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کا جسدِ خاکی مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا:

ربوہ ۲ ستمبر۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی اور مخلص خادم محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کو آج صبح مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ وہ یکم ستمبر کی صبح ساڑھے تین بجے راولپنڈی میں انتقال فرما گئے تھے۔

مرحوم کا جسدِ خاکی راولپنڈی سے رات ۹ بجے ربوہ لایا گیا۔ آج صبح نماز فجر کے بعد البیت المبارک میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے دعا کرائی۔

مرحوم مولوی صاحب کی وفات دل کے عارضے سے ہوئی۔ چند ماہ قبل ان کی دل کی تکلیف بڑھ جانے کی وجہ سے ان کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کیا گیا۔ کچھ عرصہ صحت بحال رہی۔ دوبارہ تکلیف ہونے پر پہلے فضل عمر ہسپتال میں اور پھر میو ہسپتال لاہور میں داخل رہے۔ اب بغرض علاج راولپنڈی تشریف لے گئے تھے اور بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب کے گھر پر قیام فرما تھے۔ یکم ستمبر کی صبح جب ان کو اٹھایا گیا تو ان کی روح اپنے خالقِ حقیقی کی طرف پرواز کر چکی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم نہایت نیک سیرت، متقی و پرہیزگار بزرگ تھے۔ خرابیٔ صحت کے باوجود مضمون نگاری اور اشعار کہنے کا شغل جاری رکھا۔ ان کی تحریر میں بڑی روانی اور جاذبیت تھی۔ احبابِ جماعت کی کثیر تعداد ان کے اشعار اور نظموں کی مداح تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں ان کے درجات بڑھاتا چلا جائے۔ آمین!

ماہِ ستمبر میں ہفتہ تحریک جدید منایا جائے

تحریک جدید کے نئے سال کا استقبال

احباب جماعت بخوبی جانتے ہیں کہ تحریک جدید کا سال وعدہ جات ۳۱ اکتوبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے۔ سالِ رواں ختم ہونے میں دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ نئے سال کا استقبال کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم سال رواں کی جملہ ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو جائیں۔

سال رواں کی ایک اہم ذمہ داری یہ تھی۔ کہ ہم اس میں وعدہ جات کو ۵۰ لاکھ روپیہ تک پہنچاتے اندریں صورت ہر جماعت اپنے وعدہ جات میں ۶ ۶ فیصد اضافہ پیش کرنے کے لیے مکلف ہے۔

دوسری اہم ذمہ داری موعودہ رقم کی سو فیصد ادائیگی کی ہے۔ اب جبکہ سال ختم ہو رہا ہے ان دونوں امور کا آخری محاسبہ کرنا ازبس ضروری ہے لہذا ہر جماعت سے درخواست ہے کہ وہ

(i) ماہ تبوک کے آخری ہفتہ میں ہفتہ تحریک جدید منائے۔
(ii) ٹارگٹ سے وعدے کم ہوں تو اس کی تلافی کیجائے۔
(iii) وصولی کو سو فیصد تک پہنچا کر دم لیا جائے۔

نئے سال کا شایانِ شان استقبال کرنے کا یہی احسن طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔ اور حسنات دارین سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

وقفِ جدید کو معلمین کی ضرورت ہے

ایسے مخلص احمدی جو خدمتِ دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور وہ بطور معلم وقف جدید جماعتوں میں دینی تعلیم و تربیت کا کام کرنے کے خواہشمند ہوں اور صحت اچھی اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہو۔

ایسے تمام احباب مقامی صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں ۱۵ ستمبر تک وقف جدید کو ارسال فرمائیں۔ درخواست آنے پر انٹرویو کی تاریخ سے مطلع کیا جائیگا۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید ربوہ)

بازیافتہ سائیکل

ایک عدد بائیسکل بازیافتہ دفتر صدر عمومی میں موجود ہے جس کسی صاحب کا ہو وہ نشانی بتلا کر دفتر سے حاصل کر سکتا ہے یہ بائیسکل دارالعلوم شرقی سے ملا ہے۔

(صدر عمومی ربوہ)

فوری ضرورت

خرم پبلک سکول کالج روڈ ربوہ کے لیے دو تجربہ کار لیڈی ٹیچرز کی جو حساب ریاضی، اور انگریزی آٹھویں جماعت تک کے بچوں کو اچھی طرح پڑھا اور سکھا سکیں۔ فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں مع سندات اور سفارش صدر حلقہ کے فوری بھجوائیں۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی

خرم پبلک سکول
کالج روڈ ربوہ

"اخبار احمدیہ" بقیہ صفحہ اوّل

● مکرم محمد عمر صاحب مربی اوکاڑہ کینٹ کی آنکھ میں آندھی کے دوران کچھ پڑ جانے سے سوزش ہو گئی۔ چھوٹا آپریشن کیا گیا ہے۔ ابھی تک سوزش ہے۔ احباب ان کی صحت کے لیے دعا کریں۔

(سید احمد علی شاہ ربوہ
نائب ناظر اصلاح وارشاد)

○ ۳۱ اگست کو خاکسار کے دائیں پاؤں میں گرنے کے باعث فریکچر ہو گیا تھا۔ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب علاج معالجہ کر رہے ہیں۔ احباب کرام سے کامل اور جلد صحتیابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(شبیر احمد۔ وکیل المال اوّل تحریک جدید)

○ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ فضل عمر ہسپتال جگر کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں ہسپتال سے چھٹی پر ہیں۔ طبیعت پہلے سے قدرے بہتر ہے مگر اصل مرض ہنوز رفع نہیں ہوا۔ احباب کرام سے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مخلص خادمۂ دین کو اپنے فضلوں سے جلد از جلد صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین!

○

عید کی سپیشل سیل
بچوں کے گارمنٹس۔ لیڈیز گارمنٹس
کھلونے۔ سامان ہوزری،
چوڑیاں سامان آرائش و زیبائش
پرفیومز۔ کراکری
کیش اینڈ کیری سنٹر۔ کالج روڈ ربوہ

fly the British way
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE PHONE : 493
British airways
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.